مولای صلِّ وسلّم دائماً أبداً ——— درسِ حدیث ——— علیٰ حبیبک خیر الخلق کلّهم

حضرتِ اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔(آمین)

حضراتِ اَنصارؓ کے شہدا کی تعداد سب سے بڑھ کر ہے، مہاجرین کو اَپنے یہاں بسایا
سات دن بعد تدفین، لاش خراب نہ ہوئی۔ ۸۰ برس کی عمر میں جہاد
جمعہ مکہ میں فرض ہو چکا تھا مگر پڑھا مدینہ میں گیا

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 63 سائیڈ A 1986 - 10 - 31)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حضرتِ قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مَا نَعْلَمُ حَیًّا مِّنْ اَحْیَاءِ الْعَرَبِ اَکْثَرَ شَهِیْدًا اَعَزَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنَ الْاَنْصَارِ عرب کے قبائل میں سب سے زیادہ شہادت پانے والے صحابۂ کرام میں اَنصار ہیں اور بہت اہم مواقع پر اِن کی شہادت ہوئی ہے اُحد کے موقع پر یہ تقریباً ستّر شہید ہوئے بیر معونہ (کے موقع پر) یہ ستّر شہید ہوئے اَور یمامہ کے دِن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ستّر شہید ہوئے۔[۱]

ہجرت فرض تھی مسلمانوں کے لیے تو صحابۂ کرام میں اَنصار نے تو بہت ہی زیادہ یہ کام کیا ہے کہ جو اِسلام قبول کر کے یہاں مدینہ منورہ مہاجر ہو کر آجاتے تھے (تو اُن کو فوراً ٹھکانہ دیتے تھے) اَلَّذِیْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰئِکَةُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِیْمَ کُنْتُمْ قَالُوْا کُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ جانیں قبض کرتے

---

[۱] مشکوٰۃ شریف ص ۵۸۱

ہیں فرشتے تو پوچھتے ہیں اُن سے کہ تم کس چیز میں تھے لگے ہوئے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو بہت کمزور تھے تو اُن سے کہا جاتا ہے اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا کیا اللہ کی زمین کشادہ نہیں تھی کہ تم وہاں ہجرت کر کے چلے جاؤ اَور اپنے دینی اَرکان واجبات فرائض اَدا کرو تعلیمی سلسلہ جاری رکھو دین کے اَحکام سیکھتے رہو قرآنِ پاک سیکھتے رہو یاد کرتے رہو تو اَرْضُ اللّٰهِ سے مراد مدینہ منورہ لیا ہے مفسرین نے ایسا بھی لکھا ہے۔ایسی صورت میں کہ جب اُس میں تمام چیزوں کے باوجود کوتاہی کی ہو تو اُس کو سزا دی جاتی تھی اللہ کے یہاں تو فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا اِسلام نہ قبول کرنا اَور دِل کا (دُوسری طرف) مائل ہونا اَور وجہ اُس کی صرف یہ کہ اپنے رہنے کی جگہ سے محبت یا وسائل سے محبت تو دُنیا کو آخرت پر ترجیح دینا یہ چیز ایسی تھی کہ ترکِ فرض ہو گیا اِس میں کہ نہ وہ نماز پڑھ سکتا ہے نہ جماعت کر سکتا ہے نہ جمعوں میں شریک ہو سکتا ہے وغیرہ۔

جمعہ دیہات میں نہیں پڑھا جا سکتا :

تو جمعہ کی فرضیت تو اُس وقت ہوگئی تھی کہ جب رسولِ کریم علیہ الصلٰوۃ والتسلیم مکہ مکرمہ میں تھے لیکن پڑھا آپ نے مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد ہے، مدینہ منورہ کے اَطراف میں قریب کی بستی قباء میں قیام فرمایا ہے تو دو ہفتے کے قریب رہے چودہ دن تو اِس میں ایک یا دو جمعے تو ضرور آئے ہیں مگر رسول اللہ ﷺ نے وہ نہیں پڑھے ہیں ظہر ہی پڑھی ہے جب مدینہ منورہ میں تشریف لے آئے ہیں تو پھر جمعہ پڑھا ہے، وہاں مسجد تھی موجود پہلے سے ایک بنی سالم کی اُس میں کہتے ہیں کہ سب سے پہلے جمعہ پڑھا گیا ہے پھر آپ نے فورًا ہی اپنی مسجد کی جگہ بنالی اَور وہاں نماز شروع فرمادی آپ نے، مسجد بننے سے پہلے جو شکل تھی اُس کی (تو وہ یہ کہ) وہاں بکریاں بندھا کرتی تھیں تو گویا بکریوں سے جو حصّہ بچا ہوا تھا صاف تھا یا اَلگ رَکھ رکھا تھا اُس پر اَدا کرتے رہے ہیں نماز کبھی کبھی کہیں اَور جانا ہوتا تو بھی اِسی طرح پڑھ لیتے تھے نماز۔اُس کے بعد حکم ہو گیا کہ مسجدوں کو پاکیزہ رکھا جائے تو وہ پاکیزہ رکھی گئیں۔

تو اَنصار نے تو بے حد تعاون کیا ہے جو مسلمان ہوتے چلے جاتے تھے وہ یہاں (مدینہ منورہ) آجاتے تھے اَور جب یہاں آجاتے تھے تو اُن کے ساتھ اَنصار نے بہت کچھ کیا ہے حتّٰی کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ قَضَوُا الَّذِیْ عَلَيْهِمْ جو اِن کے ذمّہ ہے یہ پورا کر چکے ہیں وَبَقِیَ الَّذِیْ لَهُمْ .

اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ جو اِن کا حصّہ ہے وہ باقی ہے یعنی اِنہوں نے اِتنا کام کیا ہے کہ جو اِن کے ذمّہ ہوتا تھا وہ پورا کر چکے اَور جو اِن کو اَجر خدا کی طرف سے ملنا تھا وہ باقی ہے دُنیا اَور آخرت دونوں میں۔

اَنصار کے متعلق خاص ہدایت :

آئندہ آنے والوں کو ہدایت فرمائی ہے رسول اللہ ﷺ نے کہ جو بھی حاکم ہو وہ اَنصار کے ساتھ اچھا سلوک کرے فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُّسِيْئِهِمْ یا فَاقْبَلُوْا مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُّسِيْئِهِمْ [1] اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ جو اچھے کام کریں اُن کو قبول کرو سمجھو اُنہیں کہ وہ واقعی اچھے ہیں اَور وہ ٹھیک کیے ہیں اُنہوں نے اچھی نیت سے کیے ہیں اَور اگر کسی سے غلطی ہو تو جہاں تک ہو سکے تجاوز کرو اُس کو چھوڑ دو گرفت نہ کرو یہ ہدایات اِس طرح کی دیں۔

کبھی اَور بھی کچھ فرمایا اَنصار کے بارے میں کہ اگر ہجرت نہ ہوتی اَور ہجرت کی فضیلت نہ ہوتی تو میں کہتا کہ میں بھی اَنصار میں سے ہوں اَور اگر لوگ کسی طرف چلیں اَور اَنصار کسی دُوسرے راستے پر چلیں تو میں اُس راستے کو پسند کروں گا جہاں اَنصار گزریں ہیں اُسی راستے سے میں بھی گُزروں [2] تو اِس طرح کے کلمات حدیث شریف میں بہت زیادہ آئے ہیں تعریف کے، یہ بھی فرمایا کہ آئندہ کو تم لوگ ایسے دیکھو گے کہ تمہارے اُوپر دُوسروں کو ترجیح دی جائے گی تو (انہوں نے دریافت کیا کہ) ہم کیا کریں؟ تو فرمایا کہ فَاصْبِرُوْا صبر کرنا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ [3] یا تَلْقَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ عَلَى الْحَوْضِ حتّٰی کہ تم حوض پر ملو مجھ سے اُن کو صبر کی تلقین فرمائی۔

اَب اُن میں جو کام کرنے والے حضرات ہیں جہاد میں حصّہ لینے والے حضرات ہیں بہت بڑی تعداد اُن کی بنتی ہے یہاں آتا ہے کہ اَنصار اُحد کے دِن بھی شہید ہوئے اَور بیرِ معونہ میں شہید ہوئے یمامہ میں شہید ہوئے عَلٰى عَهْدِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَور بدر میں بھی بہت بڑی تعداد اَنصار کی بنتی ہے کم تعداد مہاجرین کی بنتی ہے تو بدری بھی وہی حضرات ہیں۔

اِن ہی کو بیعتِ عقبہ کا شرف بھی حاصل ہے :

بیعتِ عَقَبہ کرنے والے وہ صرف مدینہ ہی والے حضرات ہیں اُن ہی کو یہ شرف حاصل ہے جتنی دفعہ

---

[1] بخاری شریف ص ۵۳۶ [2] بخاری شریف ص ۵۳۳ [3] بخاری شریف ص ۵۳۵

بھی بیعتِ عقبہ ہوئی ہے اُس میں وہ شامل رہے ہیں اَور اُنہوں نے عہد کیے ہیں کہ ہم وہاں خدمت میں کسی قسم کی کوتاہی بالکل نہ کریں گے اَور جان اَور مال سے اَور اِتنا کہ جتنا اپنے اَور اپنے گھر والوں کو سمجھتے ہیں اُس سے زیادہ جناب کو سمجھیں گے اِس پر وہ قائم رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام بھی جانتے تھے یہ۔

جھوٹی نبیہ اَور جھوٹے نبی نے بیاہ رَچا لیا :

یہ جو آتا ہے یمامہ، تو یہ مسیلمۂ کذاب والی لڑائی ہے یہ جو مدعیٔ نبوت تھا اِس میں ایک اَور مدعیۂ نبوت آگئی تھی "سجّاح" (اُس کا نام تھا) وہ اِس کو نہیں مانتی تھی کہتی تھی جھوٹا ہے یہ، بعد میں اِن کی کہیں ملاقات ہوگئی تو پھر ایک نے دُوسرے کو تسلیم کرلیا اَور شادی بھی ہوگئی آپس میں اِن کی اَور اُس سے مقابلہ ہوا ہے مسلمانوں کا اَور سخت مقابلہ ہوا ہے بنوحنیفہ اُس کا قبیلہ تھا اَور اُسی میں سے جو گرفتار ہوکر قیدی آئے تھے عورتیں آئی تھیں اُن میں حضرتِ علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھی ایک آئیں عورت اُن سے جو پیدا ہوئے ہیں اُن کا نام محمد ہے یہ محمد ابن حنفیہ کہلاتے ہیں یہ اُنہی سے ہوئے ہیں پیدا، تو بنوحنیفہ نے زبردست مقابلہ کیا ہے بہت نقصان ہوا ہے مسلمانوں کا بڑی تعداد میں شہید ہوئے ہیں اہلِ بدر بھی بہت سارے اُس میں شہید ہوئے ہیں اَور اہلِ بدر میں خاصی تعداد ملتی ہے کہ جب وفات ہوئی ہے اُن کی تو شہادت کے ساتھ ہوئی ہے جہاد میں ہوئی ہے۔

اَسّی برس کی عمر میں جہاد :

اَب اَبواَیوب اَنصاری رضی اللہ عنہ بس جہاد ہی کرتے رہے ہیں ساری عمر سوائے ایک دفعہ کے کہ اُس دفعہ طبیعت نے اُن کی قبول نہ کیا اُس میں شامل ہونے کو کوئی نوعمر تھا جو اُس کا سردار تھا تو طبیعت نہیں مانی اُن کی اُس دفعہ، تو نہیں گئے تھے ورنہ جاتے ہی رہے ہیں حتّٰی کہ وہیں قسطنطنیہ کے پاس ہی علیل ہوئے ہیں اَور وفات ہوئی ہے عمر اُن کی اَسّی سے بھی متجاوز ہوچکی تھی اَور جہاد کا شوق تھا۔

صحابہ ؓ اَور شوقِ جہاد: سات دِن بعد تدفین، لاش خراب نہ ہوئی :

صحابۂ کرام میں جہاد کا شوق یہ عجیب چیز ملتی ہے اَور اِتنا زیادہ ہے کہ وہ لکھتے ہیں ایک صاحب کہ ہمارے والد صاحب تھے بس اللہ تعالیٰ کی یہ آیت اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا کسی نے پڑھی ذہن میں آیا کہ میں جاتا ہوں جہاد میں عمر رسیدہ اَور ضعیف تھے کہنے لگے جاؤں گا بیٹوں نے کہا ہم جارہے ہیں تو اُنہوں نے کہا کہ

یہ تو خطاب سب کو ہے اُس میں میں بھی ہوں، گئے پھر جہاد میں اَور جہاد میں نوبت آ گئی کہیں بحری سفر کی بحری سفر کیا اُس میں اُن کی وفات ہوگئی چھ سات دِن کشتی ہی میں اُن کی لاش رہی ہے اَور بالکل صحیح سالم رہی ہے جب وہاں اُترے ہیں تو اُن کی تدفین ہوئی ہے تو اُنہوں نے اِسی طرح سمندر میں نہلا کر جیسا کہ قاعدہ ہے اُس پر عمل نہیں کیا اُن کی سمجھ میں یہی آیا کہ اَب کشتی آ جائے گی کنارے پر تو بس وہیں دفن کریں گے لاش نہیں بگڑی ہوگی تو پھر اَور ہمت ہوگئی اِن کی یا کوئی اَور وجہ ہوئی ہوگی، ذہن میں اِلقاء اِسی طرح ہوا اُن حضرات کے کہ اِن کی لاش کو رکھے رکھو وہ رکھے رکھی لاش تو اُن کے ذوقِ جہاد کا عجیب حال ملتا ہے اَور یہ بہت بڑی چیز ہے۔ تو اُس قوم کا مقابلہ کوئی قوم نہیں کر سکتی جس میں جذبۂ جہاد پیدا ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دین پر چلنے کی توفیق عطاء فرمائے اَور آخرت میں اِن حضرات کا ساتھ نصیب فرمائے، آمین۔ اِختتامی دُعاء ....

۞ ۞ ۞